بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی

فضیلت' احکام ومسائل

ترتیب وپیشکش

مولانا محمد ظلال الرحمٰن صاحب فلاحی

صدر شعبۂ تحقیق مسائل حالات حاضرہ، نائب صدر لجنۃ العلماء

Cell: 9490703009

ناشر

شعبۂ نشر واشاعت لجنۃ العلماء

آندھرا پردیش

نزد مسجد مصطفیٰ، بازار گھاٹ، حیدرآباد-57 (اے۔پی) انڈیا۔

فون دفتر: 040-23300058

مولانا عبد الملک المظاہری (صدر): 9391030931

مولانا عبد الغفار مجاہد القاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی: فضیلت، احکام ومسائل

(۱) قربانی کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دسویں ذی الحجہ یعنی عید الاضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ہے، قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہوکر آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس قبول ہوجاتا ہے، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔ (ترمذی)

استطاعت ہونے کے باوجود اگر کوئی قربانی نہ کرے تو اس کی وعیدیں بھی بہت سخت آئی ہیں: **من وجد سعة لان یضحی فلم یضح فلا یحضر مصلانا** . ترجمہ: جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (حاکم، الترغیب)

(۲) قربانی کن پر واجب ہے؟

مسلمان، عاقل، بالغ، مرد وعورت پر جو صاحبِ نصاب ہو یعنی قدیم ساڑھے سات تولہ سونا (موجودہ 87 گرام 480 ملی گرام سونا) یا قدیم ساڑھے باون تولہ چاندی (موجودہ 612 گرام 350 ملی گرام چاندی) کا مالک ہو یا اتنے پیسے کا مالک ہو کہ ان پیسوں سے ان دو نصابوں میں سے کسی ایک نصاب کا مالک ہوسکتا ہو یا کسی کے پاس کچھ سونا اور کچھ چاندی ہو تو ان دونوں کی مجموعی قیمت معلوم کرکے دیکھا جائے گا کہ اس قیمت سے کسی ایک نصاب کا مالک ہوسکتا ہے تو وہ بھی صاحب نصاب شمار ہوگا، یعنی ایسے مرد وعورت پر بھی قربانی واجب ہوگی۔ قربانی کے واجب ہونے کے لئے سال کا گذرنا شرط نہیں ہے،

اسی طرح وہ آدمی جس کے پاس ضرورت سے زائد اتنا سامان، چیزیں وغیرہ ہوں جن کی قیمت چاندی کے نصاب کے بقدر ہو جاتی ہو تو ایسے شخص پر بھی قربانی واجب ہے۔

(۳) کن جانوروں کی قربانی درست ہے؟

درج ذیل پالتو جانور: گائے، بیل، بھینس، اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، ان جانوروں کی قربانی درست ہے چاہے نر ہو یا مادہ، ان کے علاوہ دوسرے جانوروں کی قربانی درست نہیں ہے۔

(۴) قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہو؟

(۱) اونٹ: پانچ (5) سال۔ (۲) بیل/بھینس: دو (2) سال۔ (۳) بکرا/بکری: ایک (1) سال۔ (۴) دنبہ/بھیڑ/مینڈھا: ایک (1) سال۔ (اگر چھ (6) ماہ کا دنبہ بھی ایک سال کے دنبوں کے برابر نظر آئے تو کافی ہے)

(۵) جانور کے حصّے:

گائے اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ سات حصے اور ان کے علاوہ دوسرے جانوروں میں صرف ایک حصہ ہو سکتا ہے، اگر کسی گھر میں سات سے زیادہ ایسے افراد ہوں جن پر قربانی واجب ہے تو ایک گائے صرف سات افراد کی طرف سے کافی ہوگی، پورے گھرانے کی طرف سے کافی نہ ہوگی، اُسی طرح بکرا صرف ایک فرد کی طرف سے کافی ہوگا، پورے گھرانے کی طرف سے کافی نہ ہوگا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبہ اپنی جانب سے اور دوسرا ساری امت کی جانب سے قربان کیا تھا، اگر ایک ہی دنبہ کافی ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کیلئے دوسرا دنبہ ذبح نہ فرماتے۔

(۶) کس طرح کے جانور کی قربانی شرعاً درست نہیں؟

جس جانور کی آنکھ، ناک یا کوئی بھی عضو ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے، یا جو جانور دونوں آنکھوں

سے یا ایک آنکھ سے اندھا ہو یا جس جانور کا ایک پاؤں اتنا زخمی ہو کہ وہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہو اور چوتھا پاؤں چلنے کے قابل نہ ہو یا جس جانور کے پورے یا اکثر دانت گر گئے ہوں اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔

(۷) قربانی کا وقت:

ذی الحجہ کی دس تاریخ کی صبح سے بارہویں تاریخ کی مغرب تک قربانی کی جاسکتی ہے، شہر والوں کیلئے عید کی نماز سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے۔

اگر شہر میں کہیں نماز عید ہو جائے تو قربانی کر دینا جائز ہے اگر چہ جس کی طرف سے قربانی دی جارہی ہے اس نے نماز نہ پڑھی ہو۔

(۸) ذبح کا شرعی طریقہ:

ذبح درست ہونے کی شرطیں: ☆ ذبح کرنے والا عقلمند مسلم ہو۔ ☆ **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** پڑھے۔ (۱) دائیں شہ رگ (۲) بائیں شہ رگ (۳) غذا کی نالی (۴) سانس کی نالی۔ ☆ مذکورہ رگوں میں سے کم از کم تین رگوں کا کٹنا، ذبح کرنے سے پہلے جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اس کی تعیین نیت کے ذریعہ یا صراحۃً نام لیکر کرنا۔

(۹) ذبح کے مسنونات:

☆ ذبح کرنے والا قبلہ رخ ہو۔ ☆ چھری بہت تیز کر لی جائے۔ ☆ جانور کا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔ ☆ **اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ. بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ.** کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے: **اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ / من فلان ابن فلان کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.** خود کی طرف

سے قربانی کر رہے ہوں تو مِنّی کہے اور اگر دوسروں کی طرف سے قربانی ہو تو مِنُ کے بعد اُن کا نام لے۔

(۱۰) مستحبات قربانی:

قربانی کرنے والے شخص کے لئے مستحب ہے کہ وہ ذی الحجہ کا چاند طلوع ہونے کے بعد سے قربانی ہونے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، لیکن اگر کسی شخص کے ناخن بہت بڑھ گئے ہوں تو وہ کاٹ سکتا ہے، قربانی کے واسطے زیادہ سے زیادہ فربہ اور تندرست جانور خریدنا چاہئے، لیکن فخر و مباہات کیلئے جانور کی خریداری میں اسراف سے کام نہ لیا جائے، مثلاً پچاس ہزار کا بکرا، چار لاکھ کا اونٹ وغیرہ۔

(۱۱) عیدِ قرباں کے موقع پر پائے جانے والے بعض منکرات جن سے بچنا ضروری ہے ورنہ بعض سے قربانی ہی صحیح نہ ہوگی :

☆ قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، بعض صاحبِ نصاب خواتین اس سلسلہ میں غفلت و کوتاہی کرتی ہیں۔ ☆ جان بوجھ کر **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** پڑھے بغیر ذبح کرنا۔ ☆ بڑے جانوروں میں سات سے زیادہ حصے کرنا۔ ☆ جانور کی مطلوبہ عمر سے کم عمر کے جانور کی قربانی کرنا۔ ☆ وضاحت کردہ عیوب و نقائص میں سے کسی نقص والے جانور کو قربان کرنا۔ ☆ مشترکہ قربانی کے حصوں کی مقدار کم یا زیادہ کرنا۔ ☆ ایک ہی جانور میں چند قربانی کے حصص بنا کر بقیہ فروخت کرنا، (وجہ یہ ہے کہ قربانی کا تھوڑا بھی گوشت فروخت کیا جائے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی)۔ نوٹ:- قربانی کے جانور کا چمڑا قصاب کو اجرت یا مزدوری میں دینا نہیں چاہیے۔ (قربانی کا چمڑا خود استعمال کر لے یا خود کسی غریب و مستحق کو دے دے، بہتر شکل ہے کہ دینی مدرسہ کو دیدے تاکہ غریب طلبہ کی کفالت ہو سکے اور دین کی اشاعت کا ذریعہ بن سکے)

(۱۲) مکروہ چیزیں جن سے بچنا چاہئے:

☆ جانور کے سامنے چھری تیز کرنا۔ ☆ جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح کرنا۔ ☆ جانور کو گھسیٹ کر لیجانا۔ ☆ ذبح کے بعد جانور کے مکمل ٹھنڈا ہونے سے پہلے چمڑا چھیلنا شروع کر دینا۔ ☆ جلدی ٹھنڈا ہونے کیلئے گردن کی ہڈی توڑنا یا سینے کے اندر چھری سے مزید کاٹنا۔

(۱۳) قربانی کے جانور اور تمام حلال جانوروں کے حرام اجزاء

☆ بہتا ہوا خون۔ ☆ نر کی شرمگاہ۔ ☆ مادہ کی شرمگاہ۔ ☆ فوطے۔ ☆ مثانہ۔ ☆ پتہ۔ ☆ غدود (گرہ لگا ہوا گوشت)۔ (کتاب الفتاوی: ۴/۱۹۴)

مختصر تعارف لجنة العلماء

اسلام اور شعائرِ اسلام کے تحفظ اور دین کی بقاء کیلئے نوجوان علماء کرام کی ایک تنظیم "لجنة العلماء" کے نام سے ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں قائم کی گئی۔

اغراض و مقاصد: رابطہ بین العلماء، تنظیم و تشکیل مدراس اسلامیہ، دعوت وارشاد، تردید فرقِ ضالہ و مللِ باطلہ، تنظیم الحفاظ، دار المطالعہ، اہل علم کا معاشی استحکام، نشر واشاعت، سماجی خدمات۔

سرپرست اعلیٰ

عارف باللہ حضرت مولانا **شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی** دامت برکاتہم

اراکین تاسیسی

مولانا محمد عبدالحلیم صاحب حسامی، مولانا عبدالعلیم کوثر صاحب قاسمی، مولانا محمد عبدالملک صاحب مظاہری، مولانا سید شہیر صاحب حسامی، مولانا محمد عبد الغفار صاحب قاسمی

موجودہ صدر: **مولانا عبد الملک صاحب المظاہری**

خدمات: دروسِ قرآن، دعوتی سرگرمیاں، بین المدارس الاسلامیہ انعامی تقریری و تحریری مقابلے، قادیانیت زدہ علاقوں میں جماعتی محنتیں، مختلف علماء کی تصانیف کی اشاعت کے لئے مکمل یا جزوی مالی تعاون، ذبیحہ سوپر وائزری بورڈ وغیرہ۔